اِسْرَاءوَمعْرَاج کے سفر میں امن وسلامتی کا پیغام تھا

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الَّذِي أَكْرَمَ بِالْإِسْرَاءِ وَالْمِعْرَاجِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، رَفَعَهُ رَبُّهُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَأَوْحَى إِلَيْهِ مَا أَوْحَى، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: (وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ)(١).

حضراتِ گرامی !میرے ایمانی بھائیو! بلاشبہ اِسْرَاءوَمعْرَاج کاسفر بہت بڑا معجزہ تھا جس کے ذریعے باری تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کوعزت و تکریم بخشی اورآپ ﷺ کو تمام انبیاء ورُسل علیہم السلام کے ساتھ جمع فرمایاجس کے دوران آنحضرت ﷺ نے ان حضرات کوسلام کیا توانہوں نے سلام کا جواب دیااور استقبال کیاچنانچہ نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کاارشاد ہے:«أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى آدَمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ». شبِ معراج میں جب میں حضرتِ آدم کے پاس سے گذراتو میں نے ان کو سلام کیا توانہوں نے فرمایا، نیک نبی اور نیک بیٹے کا آنا مبارک ہو،اسکے بعد

(١) النور: ٥٢.

آپﷺ نے حضرتِ یحیٰ، حضرتِ عیسیٰ، حضرتِ یوسف، حضرتِ ادریس، حضرتِ ہارون اور حضرتِ موسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی اور سب کو سلام پیش کیا تو ان میں سے ہر نبی نے سلام کا جواب دیا اور پرتپاک استقبال کیا [1] اس کے بعد نبی کریمﷺ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں پہونچے تو انہوں نے بھی آپ کو خوش آمدید کہا اور آپ سے فرمایا: «يَا مُحَمَّدُ أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ»[2]. اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہیے گا

اِسْرَاء وَمِعْرَاج پر ایمان رکھنے والو! یقیناً اِسْرَاء وَمِعْرَاج کا سفر امن و سلامتی والا سفر تھا جس میں آسمانی رسالتوں کے درمیان کامل یکسانیت خوب عیاں ہوئی اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام کے درمیان تعلق اور سلام واضح طور پر سامنے آیا درحقیقت سلام کی فضیلت انبیائے کرام کو اپنے رب کی طرف سے عطا ہوئی ہے چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اس طرح سلام کی نیک بختی عطا کی: ﴿سَلَامٌ عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾[3] اور سلام ہو ابراہیم پر، جبکہ حضرتِ موسیٰ اور حضرتِ ہارون علیہما السلام پر باری تعالیٰ نے اس طرح سلام نازل فرمایا: ﴿سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ﴾[4]، اور سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر، اور جب حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے قدرتِ الٰہی سے ماں کی گود میں کلام کیا تو دورانِ گفتگو فرمایا: ﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ

---

(١) صحيح ابن خزيمة: ٣٠١. وأصل الحديث في الصحيحين.
(٢) الترمذي: ٣٤٦٢.
(٣) الصافات: ١٠٩.
(٤) الصافات: ١٢٠.

وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا)[1]. اور (اللہ تعالی کی طرف سے) مجھ پر سلامتی ہے اس دن بھی جب میں پیدا ہوا اور اس دن بھی جس دن مجھے موت آئے گی اور اس دن بھی جب مجھے دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جائے گا الغرض اللہ ربُّ العزّت نے اپنے تمام رسولوں پر رحمت و سلام نازل فرمایا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ)[2]. اور سلام ہو تمام رسولوں پر، اسی لئے تمام انبیاء ورُسُل علیہم السلام نے اپنی زندگی میں محبت و سلام کے اصولوں کو پختہ کیا اور اپنی قوموں کے درمیان اسے عام کیا خود ہمارے نبی رحمۃٌ لّلعٰلمین ﷺ کی رسالت بھی پوری انسانیت کیلئے سراپا رحمت و سلامتی ہے پس آپ ﷺ نے کامل رحمت و سلامتی کا مظاہرہ فرمایا لوگوں کو الفت و محبت کی دعوت دی اور سلامتی کو عام کرنے کی ترغیب دی یا اللہ ہم پر رحمت و سلامتی اور امن و اطمینان کو قائم ودائم رکھ نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان لوگوں کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے جن کی اطاعت کا تو نے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ)[3].

---

(١) مريم: ٣٣.
(٢) الصافات: ١٨١.
(٣) الصافات: ١٨٠- ١٨٢.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ السَّلَامِ، جَعَلَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْإِسْلَامِ، وَرَغَّبَ بِنَشْرِهِ بَيْنَ الْأَنَامِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتِمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللہ کے نیک بندو اور میرے مؤمن دوستو! اللہ جل جلالہ نے تمام انبیاء ورُسل علیہم السلام کو رحمت وسلامتی کے ساتھ بھیجا اور ان کو انسانیت کیلئے پیشوا اور مخلوق کیلئے مقتدیٰ بنایا پھر ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کو خَاتَمُ النَّبِيِّين بناکر مبعوث فرمایا پس یہ بہت بڑی سعادت اور کامیابی کی بات ہے کہ ہم ان کے نقش قدم پر چلیں ان کے پاکیزہ طریقوں کی پیروی کریں اور نبی رحمت ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں اور اپنے معاشرے میں امن وسلامتی کو پھیلائیں اور اپنے کردار وعمل سے اسے یقینی بنائیں نبی رحمۃ لِلعٰلمین ﷺ نے ہمیں رحمت وسلامتی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ»[1]. مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے لوگ محفوظ رہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ نے ہمیں اپنے درمیان سلام کو پھیلانے پر ابھارا ہے چنانچہ رحمتِ عالَم ﷺ سے جب دریافت کیا گیا کہ سب سے بہتر اور نفع بخش اسلامی عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا: «تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ»[2]. جس سے جان پہچان ہو اسکو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اسکو بھی سلام کرو پس ضروری ہے کہ ہم سلام کو پھیلائیں اپنے معاملات وتعلقات میں امن وسلامتی کو

---

(١) النسائي: ٤٩٩٥، وأحمد: ٢٣٩٥٨.
(٢) متفق عليه.

پختہ کریں اور اسی خوبی پر اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کریں کیونکہ سلام ایک اسلامی شعار اور اخلاقی خوبی ہے اور آج کے دور میں خاص طور پر سلامتی ایک انسانی ضرورت اور عالمی حاجت بن گئی ہے، هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)(١). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ؛ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ. **اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ أَمَانَهَا وَاسْتِقْرَارَهَا، وَأَدِمْ رَخَاءَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَاحْرُسْهَا بِرِعَايَتِكَ، وَاشْمَلْهَا بِعِنَايَتِكَ، وَسَائِرَ بِلَادِ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنَائِبَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخ رَاشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَالشَّيْخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَضَاعِفْ أَجْرَهُمْ، وَارْفَعْ فِي الْجَنَّةِ دَرَجَتَهُمْ، وَشَفِّعْهُمْ فِي أَهْلِهِمْ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأحزاب: ٥٦ .